© rasailojaraid.com

جائیے اور جھومتے جائیے۔ مسلم یا غیر مسلم کوئی بھی غیر متعصب قاری اس سے متاثر ہوئے اور قرآن مجید کی عظمت و رفعت کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ فجزاہ اللہ جزاءً خیراً۔

گلِ رعنا:۔ مرتبہ جناب مالک رام صاحب۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۲۰۶ صفحات کتابت وطباعت و کاغذ اعلیٰ۔ قیمت مجلد ۵۰/۷ پتہ :۔ علمی مجلس چھتہ نواب صاحب فراشخانہ دہلی ۶۔

مرزا غالب نے قیامِ کلکتہ کے زمانہ میں اپنے ایک دوست مولوی سراج الدین احمد کی فرمائش پر اپنے اردو فارسی کلام کا ایک انتخاب "گلِ رعنا" کے نام سے کیا تھا۔ کلکتہ میں بلگرامی خاندان کے ایک بزرگ مولوی کرم حسین تھے جو مرزا کے بڑے قدردان اور دوست تھے انھوں نے گلِ رعنا کی ایک نقل اپنے لیے بھی حاصل کر لی۔ اصل گلِ رعنا بخطِ غالب کا نسخہ تو سنا ہے، لاہور میں ایک صاحب کے پاس تھا، ممکن ہے اب چھپ بھی گیا ہو، لیکن مولوی کرم حسین والا نسخہ ایک عجیب ڈرامائی انداز میں مالک رام صاحب کو مل گیا اور انہوں نے بڑی محنت اور کاوش کے بعد اپنی تحقیق و تصحیح کے ساتھ چھاپ دیا۔ شروع میں موصوف نے چالیس صفحات کا ایک محققانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں اس نسخہ کی سرگزشت، یہ ان کو کیوں کر ملا؟ اس کی دلچسپ داستان لکھنے کے بعد مرزا غالب کی حیات اور شاعری کے ان مسائل و معاملات پر گفتگو کی ہے جن پر انتخاب کے موجودہ نسخہ سے روشنی پڑتی ہے اور جن کے متعلق اب تک ناقدینِ غالب کی آرا مختلف تھیں۔ اسی سلسلہ میں موصوف کا یہ قیاس ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے کہ کلکتہ کے سفر سے پہلے غالب کے فارسی کلام کی مقدار قابلِ لحاظ نہیں تھی۔ اپنے اس دعوی کے ثبوت میں انھوں نے غالب کی جس فارسی عبارت کا حوالہ دیا ہے اس میں بیشک یہ تو ہے کہ مرزا نے اب تک اپنا فارسی کلام محفوظ رکھنا نہیں شروع کیا تھا، لیکن اس میں اس کا ذکر کہاں ہے کہ ان کے فارسی کلام کی مقدار ہی کم ہے پھر جب یہ معلوم ہے کہ ۱۸۴۵ء میں فارسی دیوان شائع ہوا تو کیا مرزا جیسے کم گو شاعر کا کلام سولہ سترہ برس میں ہی ایک دیوان بن گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا اصل طبیعت اور مذاق

© rasailojaraid.com